قدیم طریقۂ علاج ''حجامہ'' کا تاریخی جائزہ اور اس کی شرعی حیثیت

Historical review of the ancient method of treatment "Cup Therapy" and its legal status

Ahmed Ali*
Shabana Qazi**
Arif Mahmood Mustafai***

Abstract

In Islam, healing is Sunnah. An ancient form of healing is "Cupping Therapy (i.e. Hijama)" that has been around for centuries. What was the importance of Cupping Therapy (i.e. Hijama) in the sight of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and the sight of the Companions, how they considered Cupping Therapy (i.e. Hijama) as a necessary and useful treatment, can be gauged from the fact that there are 70 hadiths in the collection of hadiths on the subject of Cupping Therapy (i.e. Hijama) more than forty ahaadeeth are "Saheeh (i.e. Authentic)" in terms of authenticity and the remaining thirty ahaadeeth are "da'eef (i.e. unauthentic)". Cupping Therapy (i.e. Hijama) is a multi-purpose treatment along with the Sunnah of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). The best days for Cupping Therapy (i.e. Hijama) are the 17th, 19th and 21st of the lunar date. Cupping Therapy (i.e. Hijama) features that distinguish it from other treatments and make it superior to other methods: (1) Cheap treatment (2) Immediate and short term treatment (3) Pain-free treatment: (1) Free from side effects and (2) The Sunnah is to be prophetic.

Keywords: Cupping Therapy, Hijama, Tibwe Nabiﷺ, Islamic treatment, Medical.

کلیدی الفاظ: حجامہ، طیب نبوی ﷺ، اسلامی علاج، اسلامی طریقہ علاج، میڈیکل۔

اسلام دین فطرت ہے جو قدم قدم انسانی ضروریات کا خیال رکھتا ہے، اس نے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے آپ پر حرام کر لینے سبق نہیں دیا، بلکہ خدا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حدود اللہ قائم رہنے کو انسانیت اور روحانیت کا کمال بتایا ہے۔ اس کی نگاہ میں انسان کا وجود اور اس کی حیات خود اس کے لیے ایک "امانت خداوندی" ہے جس کی حفاظت صرف اس لیے ضروری نہیں کہ انسانی فطرت اس کا تقاضا کرتی ہے، بلکہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس سے انحراف خدا کی ایک امانت کے ساتھ خیانت اور حق تلفی ہے۔ اسی تصور کے تحت اسلام فن طب اور علاج معالجے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

امام شافعی علم طب کی اہمیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

إنما العلم علمان: علم الدين، وعلم الدنيا، فالعلم الذي للدين هو: الفقه، والعلم الذي للدنيا هو: الطب.(1)

---

* M.Phil. Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan, Quetta. Email: sh@o.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0000-0000-0000
** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan, Quetta. Email: shabanaqazi786@yahoo.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-1997-8554
*** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, FLAHS, Ziauddin University, Karachi. Email: arif.mustafai@zu.edu.pk, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-3539-1473

ترجمہ: ''علم در حقیقت دو ہی ہیں: علم دین، علم دنیا، علم دنیا سے مراد علم فقہ ہے اور علم دنیا سے مراد علم طب ہے۔''

علامہ ابن قیم جوزی نے "احادیث علاج و معالجہ" کی تشریح کے ضمن میں اسلام میں فن طب کی حوصلہ افزائی اور قدردانی کے متعلق کچھ یوں لکھا ہے:

وفي قوله صلى الله عليه وسلم: («لكل داءٍ دواء») تقوية لنفس المريض والطبيب، وحث على طلب ذلك الدواء والتفتيش عليه۔[2]

ترجمہ: ''آنحضرت ﷺ کے ارشاد کہ ہر بیماری کی دوء ہے، میں ایک طرف مریض کی تسلی و تقویت ہے اور دوسری طرف طبیب کے لیے دعوت تحقیق و تلاش ہے کہ جب وہ تمام امراض کو قابل علاج اور ممکن العلاج سمجھے گا تو تحقیق و تفتیش کا جذبہ پیدا ہو گا۔''

علاج کا ایک قدیم طریقہ "حجامہ" ہے جو صدیوں سے مروج چلا آرہا ہے۔ڈاکٹر حافظ عبدالمالک "حجامہ کے تاریخی پس منظر" پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حجامہ 3000 قبل مسیح سے کیا جارہا ہے، اس کے شواہد مصر کی (ebers payrus) نامی طب کی ایک قدیم کتاب میں موجود ہے اور یونان کے لوگ اسی طریقہ سے علاج کیا کرتے تھے۔بقراط (Hippwcrates) جو کے ابوالطب (Father of medicne) کے نام سے جانا ہے، حجامہ کے ذریعہ سے بھی علاج کیا کرتا تھا۔''[3]

اسلام میں حجامہ کا مقام و مرتبہ

نگاہ نبوی اور نگاہ صحابہ میں حجامہ کی کیا اہمیت تھی، حجامہ کو کس طرح ضروری اور افادیت پر مشتمل علاج گردانتے تھے، اس کا کچھ اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حجامہ کے موضوع پر ذخیرہ احادیث میں 70 احادیث پائی جاتی ہیں جن میں سے چالیس سے کچھ زائد احادیث سند کے اعتبار سے "صحیح" اور باقی تیس کے لگ بھگ "ضعیف" ہیں۔[4] انہی میں سے چند احادیث یہ ہیں:

ا۔ہر مرض سے شفاء

عن أبي هريرة قال قال رسول الله –صلى الله عليه وسلم– من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان شفاء من كل داء.[5]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے سترہ، انیس، اکیس اور بیس تاریخ کو حجامہ لگایا، ہر بیماری سے شفا بن جائے گا۔''

۲۔سب علاجوں سے بہترین علاج

إن أمثل ما تداويتم به الحجامة، والقسط البحري -(6)

ترجمہ: ''بہترین علاج جسے تم کرتے ہو، حجامہ اور قسط بحری ہے۔''

۳۔ فرشتوں کی تاکید

عن ابن مسعود قال : حدث رسول الله صلى الله عليه و سلم عن ليلة أسري به أنه لم يمر على ملأ من الملائكة إلا أمروه أن مر أمتك بالحجامة۔ (7)

ترجمہ: ''ابن مسعود سے مروی ہے کہ معراج کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس رات فرشتوں کی جس جماعت پر بھی گزر ہوا، انہوں نے کہا آپ کو کہا کہ اپنی امت سے کہو کہ حجامہ لگواؤ۔''

۴۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت

وعن عبد الله بن يزيد الخطمي، عن أبيه أن رسول الله – صلى الله عليه وسلم – قال: خمس من سنن المرسلين: الحياء، والحلم، والحجامة، والسواك، والتعطر.(8)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن یزید حطمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہیں: حیاء، بردباری، حجامہ، مسواک، اور خوشبو لگانا۔''

۵۔ مرض کو جڑ سے اکھاڑنے والا

إن كان دواء يبلغ الداء، فإن الحجامة تبلغه۔(9)

ترجمہ: ''اگر کوئی علاج ایسا ہے جو مرض کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے تو وہ حجامہ ہے۔''

۶۔ حجامہ کے بغیر نہ جانا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یہاں حجامہ کی جو اہمیت تھی، وہ اس سے ظاہر ہے:

أن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عاد المقنع ثم قال لا أبرح حتى تحتجم فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول إن فيه شفاءً۔(10)

ترجمہ: ''حضرت جابر نے حضرت مقنع کی عیادت کی اور فرمایا جب تک تم حجامہ نہ لگواؤ، میں واپس نہیں جاؤں گا، اس لیے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ حجامہ لگوانا باعث شفا ہے۔''

حجامہ کے طبعی فوائد و منافع

حجامہ سنت نبوی کے ساتھ ساتھ کثیر الفوائد طریقۂ علاج بھی ہے، جن میں سے چند عمومی فوائد یہ ہیں:

- خون کو صاف کرتا ہے اور حرام مغز (MEDULLA) کو فعال کرتا ہے۔
- شریانوں پر اچھا ہوتا ہے۔
- پٹھوں کے اکڑاؤ کو ختم کرنے میں مفید ہے۔
- دمہ اور پھیپھڑوں کے امراض اور انجائنا کے لیے مفید ہے۔

- سر درد اور چہرے کے پھوڑوں، درد شقیقہ اور دانتوں کے درد کو آرام دیتا ہے۔
- آنکھوں کی بیماریوں اور (conjunctitis) میں مفید ہے۔
- رحم کی بیماریوں اور ماہواری کے بند ہو جانے کی تکالیف اور ترتیب سے آنے کے لیے مفید ہے۔
- گٹھیا اور عرق النسا، نقرس کے دردوں میں مفید ہے۔
- فشار خون میں آرام پہنچاتا ہے۔
- کندھوں، سینہ اور پیٹھ کے درد میں مفید ہے۔
- کاہلی، سستی اور زیادہ نیند آنے کی بیماریوں میں مفید ہے۔
- ناسور (ulcers)، دنبل (boil) مہاسوں (pimples) اور خارش میں مفید ہے۔
- دل کے غلاف ((pericarditis) اور ورم (nephritis) گردہ میں مفید ہے۔
- زہر خورانی (food ,poisoning) مفید ہے۔
- مواد بھرے زخموں کے لیے مفید ہے۔
- الرجی میں مفید ہے۔
- جسم کے کسی حصہ میں درد ہو تو اس جگہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

صحت یاب لوگ بھی کرا سکتے ہیں کیونکہ یہ سنت ہے اور اس میں بیماریوں سے روک ہے، نیز اس سے طبیعت میں نشاط آ جاتا ہے۔[11]

حجامہ کے مقامات

حجامہ کے وہ مقامات جو احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہیں وہ درج ذیل یہ ہیں:

۱۔ ورک: یعنی ران کے اوپر والا حصہ۔[12]

۲۔ مونڈھوں کے درمیان۔[13]

۳۔ سر۔[14]

۴۔ تھوڑی کے نیچے حجامہ لگوانا۔[15]

۵۔ قدم کا پشت۔[16]

۶۔ سینے کے نیچے۔[17]

۷۔ پنڈلی۔[18]

۸۔ مقعد۔[19]

۹۔ گدی کا بالائی حصہ۔[20]

حجامہ کی مسنون تاریخیں اور ایام

احادیث طیبہ میں حجامہ کے ایام اور تاریخ سے متعلق مختلف باتیں موجود ہیں، کہیں تاریخ کی وضاحت ہے، کہیں ایام کی تعیین ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حجامہ کے بہترین دن قمری تاریخ کے 17، 19 اور 21 ہیں:

إن خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة ويوم تسع عشرة ويوم إحدى وعشرين-(21)

ترجمہ: "حجامہ کے بہترین دن چاند کی 17، 19 اور 21 تاریخ ہے۔"

ایک اور حدیث میں ان تاریخوں میں حجامہ لگوانے کو ہر طرح کی مرض سے شفاء قرار دیا گیا ہے:

من احتجم لسبع عشرة من الشهر وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان له شفاء من كل داءٍ-(22)

ترجمہ: "جس نے مہینہ کی 17، 19، اور 21 کو حجامہ لگوایا، حجامہ اس کے ہر مرض کا دوا بن جائے گا۔"

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حجامہ کے لیے بہترین وقت چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ اور ان میں سب سے بہترین وہ سترہ تاریخ ہے جو منگل کے دن آجائے۔[23]

ان کے علاوہ کئی دنوں میں حجامہ نہ کروانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن وہ صحت کے اعتبار سے کم تر درجے میں ہیں، اگر ضرورت شدیدہ نہ ہو تو ان ایام میں حجامہ کروانے سے احتیاط ہی بہتر ہے۔

دیگر طریقہائے علاج کے ساتھ تقابلی جائزہ

حجامہ کی وہ خصوصیات جو اسے دیگر طریقہائے علاج سے ممتاز کرتی ہیں اور اسے دیگر طریقوں پر فوقیت بخشتی ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ سستا علاج

حجامہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ سستا اور فوری طریقہ علاج ہے، اس کے ذریعہ سے کینسر، بانجھ پن، روحانی، نفسیاتی اور پوشیدہ جیسے مہلک امراض کا علاج انتہائی کم خرچ میں کیا جاتا ہے۔

۲۔ فوری اور کم مدت میں علاج

حجامہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے نتائج فوراً ہی ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور انتہائی قلیل عرصہ میں مریض اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگتا ہے۔

۳۔ اذیت و تکلیف سے پاک علاج

حجامہ میں مریض کو اذیت و تکلیف کے مراحل سے کم گذرا جاتا ہے، اس میں دیگر طریقہائے علاج کے مقابلے میں مریض کو بہت کم تکلیف پہنچتی ہے۔

۴۔ مضر اثرات (سائیڈ ایفیکٹس) سے پاک

یہ عام مشاہدہ ہے کہ انگریزی ادویات کے مضر اثرات (سائیڈ ایفیکٹس) ہوتے ہیں، ایک بیماری کے علاج کرنے سے کئی دوسری بیماریاں سر اٹھانے لگتی ہیں اور مریض کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں حجامہ کے کوئی مضر اثرات (سائیڈ ایفیکٹس) نہیں ہیں بلکہ کسی ایک مقام پر حجامہ کرنے سے دیگر بہت سے فوائد بھی حاصل ہوتے حجامہ کے فوائد اور مواقع اور محل استعمال کے ذیل میں گذر چکا۔

۵۔ سنت نبوی ﷺ

حجامہ کی ایک بنیادی خصوصیت جو دیگر تمام خصوصیتوں سے بڑھ کر ہے، یہ ہے کہ حجامہ سنت نبوی علی صاحبھا الصلاۃ والسلام، بلکہ انبیاء و مرسلین کی سنت ہے۔ علاج کے باقی جتنے طریقے مروج ہیں، وہ کسی ایک یا چند افراد کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہیں، جبکہ حجامہ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی سنت اور فرشتوں کی تجویز کردہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں، وہ "وحی" ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ينطق عن الهوى - إن هو إلا وحي يوحى-(24)

ترجمہ: ''وہ (محمد ﷺ) اپنی خواہشات سے نہیں کہتے ہین، بلکہ وحی سے ہی کہتے ہیں۔''

اسی لیے کہا جاتا ہے کہ طب نبوی کوئی عام طب نہیں ہوتی، بلکہ قطعی اور طب الٰہی ہوتی ہے۔

غرضیکہ حجامہ ایک قدیم طریقہ علاج ہے جو علاج کے ساتھ ساتھ سنت نبوی، بلکہ سنت انبیاء ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ دیگر طریقہائے علاج کے مقابلے میں "حجامہ" کو ترجیح دیں تاکہ سنت پر عمل بھی ہو اور علاج بھی ہو۔

حوالہ جات

(1) ابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد، آداب الشافعي ومناقبه، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1424ھ، 2003م، قول الشافعي في الطب، ص:244

(2) ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر، زاد المعاد في هدي خير العباد، بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة: السابعة والعشرون، 1415ھ/1994م، فصل الحث على التداوي وربط الأسباب بالمسببات، ج4، ص:15

(3) عبد المالک، ڈاکٹر، حافظ، حجامہ: لوگوں کے شبہات، بصیرت آن لائن، 15 فروری، 2020

(4) ازہر، مولانا محمد مسعود، الحجامۃ، لاہور: مکتبہ عرفان (مکتبہ ابن مبارک)، اشاعت اول: صفر 1441ھ، ص:30

(5) سنن أبي داود، كتاب الطب، باب متى تستحب الحجامة، ج،4، ص:4، حدیث نمبر:3863

(6) صحيح البخاري، كتاب الطب، باب الحجامة من الداء، ج7، ص:125، حدیث نمبر:5696

(7) الترمذي، ابو عيسىٰ محمد بن عيسىٰ، السنن الجامع، بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1998، كتاب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الحجامة، ج۴، ص:۳۹۰، حدیث نمبر:2052

(8) الهيثمي، أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، القاهرة: مكتبة القدسي، 1414ھ، 1994م، باب التداوي بالعسل والحجامة وغير ذلک، ج5، ص:92، حدیث نمبر:8323

(9) مالك بن أنس بن مالك، موطأ الإمام مالك- بيروت: دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1406ھ، 1985م، باب كتاب الاستئذان، ما جاء في الحجامة وأجرة الحجام، ج2، ص:974، حدیث نمبر:27

(10) بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الصحیح الجامع، مصر: دار طوق النجاۃ، 1422ھ، کتاب الطب، باب الحجامۃ من الداء، ج ا، ص266: حدیث نمبر: 5697

(11) امجد احسن علی، ڈاکٹر، الحجامۃ، علاج بھی، سنت بھی، کراچی: مکتبۃ البشریٰ، اشاعت جدید، 2010، ص:19,18

(12) سنن أبي داود، کتاب الطب، باب متى تستحب الحجامة، ج4، ص:5، حدیث نمبر:3863

(13) سنن أبي داود، کتاب الطب، باب في موضع الحجامة، ج4، ص:4، حدیث نمبر:3859

(14) النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، السنن الكبرى- بيروت: مؤسسة الرسالة- الطبعة: الأولى، 1421ھ، 2001م، کتاب الطب، الحجامة من أكل السم، ج7، ص:98، حدیث نمبر:7556

(15) العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر، فتح الباري شرح صحيح البخاري، بيروت: دار المعرفة، 1379 کتاب الطب، باب الحجامة على الرأس، ج10، ص: 152

(16) سنن أبي داود، کتاب الحج، باب المحرم يحتجم، ج2، ص:168، حدیث نمبر:1837

(17) العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر، فتح الباري شرح صحيح البخاري، بيروت: دار المعرفة، 1379، کتاب الطب، باب الحجامة على الرأس، ج10، ص: 152

(18) قسطلانی، المواهب اللدنیہ، مکتبہ شاملہ سی ڈی، س ن، باب ماجاء فی حجامۃ رسول اللہ، 266

(19) العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر، فتح الباري شرح صحيح البخاري، بيروت: دار المعرفة، 1379 کتاب الطب، باب الحجامة على الرأس، ج10، ص: 152

(20) ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر، الطب النبوي، بيروت: دار الهلال، س ن، ص:45

(21) سنن الترمذي، أبواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الحجامة، ج3، ص:459، حدیث نمبر:2053

(22) حاکم شهيد، أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله، بيروت: دار الكتب العلمية - الطبعة: الأولى، 1411 ھ، 1990م، اما حديث شعبة، ج 4، ص: 233 حدیث نمبر:7475

(23) ازہر، مولانا محمد مسعود، الحجامہ، لاہور: مکتبہ عرفان، ص:23

(24) القرآن کریم، سورۃ النجم، 3:53